12317 ـ اگر بیماری کی بنا پر حالت بیداری میں منی خارج ہو جائے تو غسل واجب نہیں ہوتا

سوال

آپ نے سوال نمبر (1927) کے جواب میں یہ کہا ہے کہ بیماری کی بنا پر منی خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا، لیکن آپ نے اس جواب میں بطور دلیل کوئی حدیث بیان نہیں کی، کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے اپنے جواب کی بنیاد کن امور پر رکھی ہے، تا کہ میرا دل مطمئن ہو سکے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اگر تم حالت جنابت میں ہو تو پھر غسل کرو المآئدۃ (6).

اور جنبی وہ شخص ہوتا ہے جسی کی منی بطور لذت اور اچھل کر خارج ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ انسان دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے الطارق (5 ـ 6).

اس لیے اگر کسی شخص سے بیداری کی حالت میں بغیر لذت کے منی خارج ہو تو اس پر غسل واجب نہیں ہوگا، اور رہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث:

" پانی پانی سے ہے "

صحیح مسلم کتاب الحیض (518).

یہ لذت کے ساتھ خارج ہونے کے ساتھ نکلنے پر محمول ہو گی، جس سے بدن میں فتور پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کے بغیر نکلنے والی منی نہ تو جسم میں فتور پیدا کرتی ہے، اور نہ ہے جسم کو ڈھیلا کرتی ہے.

اسی لیے علماء کرام نے اس کی تین علامتیں بیان کي ہیں:

پہلی علامت:

اچھل کر خارج ہو.

دوسری علامت:

اس کی بو، اگر تو منی خشک ہو تو اس کی بو انڈے جیسی ہوتی ہے اور اگر خشک نہ ہو تو اس کی بو مٹی اور کھجور کے شگوفہ کی سی ہوتی ہے.

تیسری علامت:

منی نکلنے کے بعد جسم میں فتور اور ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین (1 / 277 ـ 278).

مستقل فتوی کمیٹی سے احتلام میں غسل واجب ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو کمیٹی کا جواب تھا:

" یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ حالت بیداری میں لذت کے ساتھ اچھل کر منی خارج ہونے سے، اور حالت نیند میں مطلقا منی پائے جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے، اس کی دلیل مسند احمد کی درج ذیل حدیث ہے:

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب پانی چھلك کر نکلے تو پھر غسل کرو، اور اگر چھلك کر نہ نکلے تو غسل نہ کرو "

الفضخ بطور غلبہ نکلنے کو کہتے ہیں. اھـ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (1 / 216).

اور ابو داود اور نسائی میں علی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی، چنانچہ میں غسل کرتا رہا حتی کہ میری کمر پھٹ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، یا ان کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" نہ کیا کرو، جب تم مذی دیکھو تو اپنا عضو تناسل دھو لو اور نماز والا وضوء کر لیا کرو، اور جب پانی چھلك کر نکالو تو پھر غسل کرو "

سنن ابو داود كتاب الطہارۃ حدیث نمبر (178) سنن نسائی كتاب الطہارۃ حدیث نمبر (193) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (187) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حدیث كی شرح میں ہے:

الفضخ دفق كو كہتے ہیں، یعنی جب آپ منی شدت اور اچھلنے كے طریقہ سے خارج كریں، اور اور جماع كریں تو غسل كرو.

ابن منظور رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اور جب پانی اچھلتا دیكھیں " فضخ الماء: پانی كا اچھلنا ہے، اور انفضخ الدلو، اس وقت كہتے ہیں جب ڈول میں سے پانی چھلك پڑے.

دیكھیں: (3 / 46).

یہ اس بات كی دلیل ہے كہ جب حالت بیداری میں اس طریقہ كے علاوہ كسی اور طرح یا پھر بیماری كی بنا پر بہہ نكلے تو اس سے غسل واجب نہیں ہوتا.

ابن عابدین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

اگر زدكوب كرنے یا كوئی بھاری چیز اٹھانے سے - منی - علیحدہ ہو جائے تو ہمارے نزدیك اس میں غسل نہیں ہے.

اور الدردیر كہتے ہیں:

" اور اگر بغیر لذت كے خود ہی بہہ نكلے، یا زدكوب كرنے سے، یا ناچ كود كرنے، یا بچھو كے ڈسنے كی بنا پر خارج ہو جائے تو اس میں غسل نہیں.

حنابلہ نے اور شافعیہ نے صحیح وجہ میں یہ بیان كیا ہے كہ: اگر كسی شخص كی كمر ٹوٹ جائے اور عضو تناسل سے نہیں بلكہ منی كمر سے خارج ہو تواس پر غسل واجب نہیں ہوتا، اور حنابلہ نے بیان كیا ہے كہ اس كا حكم ایك عام نجاست كی طرح ہوگا.

دیكھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (31 / 197).

واللہ اعلم .